سوال

(264)وٹہ سٹہ کی شادی

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

کیا وٹہ سٹہ کی شادی جائز ہے۔ ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اسلام نے وٹہ سٹہ کی شادی کو نا جائز اور حرام قرار دیا ہے، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

''أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ '' (رواه البخاري :5112، مسلم :1415)

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار یعنی وٹہ سٹہ کے نکاح سے منع فرمایا"

نکاح شغار یہ ہوتا ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی یا بہن وغیرہ کے نکاح کے ساتھ دوسرے شخص کی بیٹی، بہن یا کسی بھی عورت سے نکاح کی شرط لگائے، خواہ حق مہر مقرر ہو یا نہ ہو۔

اور "المدونۃ" میں درج ہے :

"یہ بتائیں کہ اگر کسی نے کہا : اپنی بیٹی کی میرے ساتھ ایک سو دینار میں شادی کر دو، اس شرط پر کہ میں اپنی بیٹی کی تیرے ساتھ سو دینار میں شادی کر دونگا ؟ تو امام مالک رحمہ اللہ نے اس کو ناپسند اور مکروہ جانا، اور اسے نکاح شغار یعنی وٹہ سٹہ کا ایک طریقہ خیال کیا" انتہیٰ (دیکھیں : المدونۃ (98/2)

اور اس کی دلیل ابوداود وغیرہ کی درج ذیل حدیث بھی ہے جو عبدالرحمن بن ھرمز سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ :

عباس بن عبد اللہ بن عباس سے عبد الرحمن بن حکم نے اپنی بیٹی کی شادی کی، اور انہوں نے عبد الرحمن بن حکم سے اپنی بیٹی کی شادی کر دی، اور دونوں نے مہر بھی رکھا، تو معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالی عنہما نے مروان بن حکم کو خط لکھا جس میں انہوں نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی اور جدائی کا حکم دیا، اور اپنے خط میں لکھا :

یہ وہ شغار یعنی وٹہ سٹہ ہے جس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا" (سنن ابوداود حدیث نمبر (2075)

اور بعض اہل علم نے نکاح شغار کو فاسد نکاح شمار کیا ہے اس کا جاری رکھنا جائز نہیں

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے :

"إذا زوّج الرجل موليته لرجل على أن يزوجه الآخر موليته : فهذا هو نكاح الشغار الذي نهى عنه النبي صلى الله عليه وسلم، وهذا هو الذي يسميه بعض الناس نكاح "البدل"، وهو نكاح فاسد، سواء سمّي فيه مهر أم لا، وسواء حصل التراضي أم لا أما إن خطب هذا موليةَ هذا، وخطب الآخر موليته من دون مشارطة وتم النكاح بينهما برضى المرأتين مع وجود بقية شروط النكاح : فلا خلاف في ذلك، ولا يكون حينئذ من نكاح الشغار" انتهىٰ (فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (427/18)

"جب کوئی شخص اپنی ولایت میں کسی عورت کی شادی کسی دوسرے شخص سے اس بنا پر کرے کہ وہ اپنی ولایت میں موجود عورت کا نکاح اس شخص سے کریگا تو یہ نکاح شغار یعنی وٹہ سٹہ کا نکاح ہے جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، اور اسے بعض لوگ نکاح بدل کا نام بھی دیتے ہیں، اور یہ نکاح فاسد ہے، چاہے اس میں مہر مقرر ہو یا نہ مقرر کیا جائے، اور چاہے اس میں رضامندی حاصل ہو یا نہ حاصل ہو''

لیکن اگر اس شخص نے دوسرے شخص کی ولایت میں موجود عورت کو نکاح کا پیغام دیا اور اس دوسرے شخص نے پہلے کی ولایت میں موجود عورت کو نکاح کا پیغام بغیر کسی شرط کے دیا اور دونوں عورتوں کی رضامندی اور نکاح کی باقی شروط اور ارکان کے ساتھ نکاح ہو گیا تو اس میں کوئی اختلاف نہیں، اور اس وقت یہ نکاح شغار نہیں ہوگا" انتہیٰ

اس سے یہ واضح ہوا کہ آپ نے ایک عظیم شرعی ممنوعہ کام کا ارتکاب کیا ہے، چہ جائیکہ یہ معاشرتی اور نفسیاتی طور پر بھی عظیم اور بڑا ممنوعہ کام ہے

اس لیے آپ کو یہی نصیحت ہے کہ آپ اس شادی کی تکمیل سے اجتناب کریں، اور آپ کسی بھی بناوٹی عذر کو قبول مت کریں، بلکہ آپ اپنے بہنوئی پر واضح کر دیں کہ دونوں عقدوں کی اکھٹی شرط رکھنا حرام ہے، اور اس طرح دونوں عقد نکاح ہی فاسد ہو جائیں گے، اسے اپنی بیوی کو اپنے پاس ہی رکھنا چاہیے لیکن اسی وقت اس کو یہ بھی چاہیے کہ وہ نکاح دوبارہ کرے، کیونکہ وٹہ سٹہ کی بنا پر نکاح فاسد تھا

اور اگر وہ ایسا کرنے سے انکار کر دے اور اسے چھوڑنے پر اصرار کرتا ہے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے :

اور اگر میاں اور بیوی جدا ہو جائیں تو اللہ تعالی اپنی وسعت سے ہر ایک کو بے نیاز کر دیگا، اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا حکمت والا ہے۔ (النساء : 130)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد 02